179

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved
©2002-2006

قومی نصابِ تعلیم میں اقبالیات

ڈاکٹر وحید عشرت

"مسلمانوں نے بالعموم یہ سمجھا ہے کہ تعلیم کا منشاء و مقصد زیادہ تر دماغی تربیت ہے اور جو تعلیمی کام آج تک ہمارے اہلِ رائے نے کیا ہے، اُس کی بناء اسی خیال پر رہی ہے، مگر میں نے جہاں تک اس مسئلہ پر غور و فکر کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ تعلیم کا اصل مقصد نوجوانوں میں ایک ایسی قابلیت کا پیدا کرنا ہے جس سے اُن میں باحسن وجوہ اپنے تمدنی فرائض کے ادا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ میری مراد یہ نہیں کہ جو دماغ قدرتی طور پر علمی تحقیقات کی اصل صورتوں کی طرف میلان رکھتے ہیں، ان کے نمو کو روک دیا جائے بلکہ میرا مدعا یہ ہے کہ مجموعی حیثیت میں قومی تعلیم کی بنیاد اُن ضرورتوں پر ہونی چاہیے جو انقلابِ حالات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں۔"

"قومی زندگی" مقالاتِ اقبال

عبد الواحد معینی

IqbalCyberLibrary.Net ©2002-2006

IqbalCyberLibrary.net

اس مضمون کا مقصد حکیم الامت علامہ اقبال کے تعلیمی نظریات اور تصورات پر گفت گو کرنا نہیں بلکہ ہمارے موجودہ نصابِ تعلیم میں اقبالیات کا جو ذخیرہ شامل ہے، اس کا جائزہ لے کر قومی نصابِ تعلیم میں نظریاتی مملکت پاکستان کے نظریہ ساز شخصیت حضرت علامہ اقبال کے فلسفہ و کلام کو مناسب طریقے اور معیار پر شامل کرنے کے سلسلے میں چند بنیادی سفارشات مرتب کرنا ہے۔ تاکہ آج کے نظریاتی عہد کے تقاضوں کے مطابق پاکستان بھی اپنے مفکرین کے افکار و نظریات سے رہنمائی حاصل کر کے خود کو نظریاتی تشخص عطا کر سکے۔ جب ہم آج کے عہد کو نظریاتی کہتے ہیں تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عصرِ حاضر میں ہر ملک اور ہر قوم نظریاتی تشخصات سے اپنی شناخت کروا رہی ہے اور ہر قوم کے اس نظریاتی تشخص کی بڑی آسانی کے ساتھ تفہیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ پاکستان کے بانیان حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ اور حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے پاکستان کو اسلامی نظریۂ حیات کے تحت ایک جدید نظریاتی اسلامی اور فلاحی ریاست بنانے کا داعیہ کیا تھا، چنانچہ انھوں نے اپنے ہر قول اور عمل میں اس طرف رہنمائی دی۔ ان کی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنانا اور نصابِ تعلیم کو ان کے افکار و نظریات کی روشنی میں مرتب کرنا پوری پاکستانی قوم کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے کہ اس ملک کے بانیوں کو نظرانداز کر کے ہم قیامِ پاکستان کے مقصد کو اور ان کے نظریات کے ثمرات کو حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر ایک نظریاتی مملکت کا جواز بھی اسی وقت تک ہے جب تک وہ اپنے نظریے کے ساتھ جڑی رہے اور اس کے تقاضوں کے مطابق اپنے ہر عمل کا حساب کرتی رہے

اسی قوم کو اقبال نے دستِ قضا میں صورتِ شمشیر قرار دیا تھا۔

اس مقالے کا دائرہ صرف علامہ اقبالؒ تک محدود ہے حضرت قائدِ اعظمؒ کے افکار و نظریات پر گفتگو کو ہم کسی اور موقع کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

ہمارے موجودہ نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کے بارے میں چند بنیادی باتیں بیان کرنا اس مضمون کو سمجھنے کے لیے ضروری ہیں:

پہلی بات یہ کہ ہمارا پورا نظامِ تعلیم کسی مقصد اور غایت سے خالی ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ایک بھی کوشش اس جہت میں نہیں ہوئی کہ پاکستان کے نظامِ تعلیم کو کسی مقصد، نصب العین اور نظریہ کے تحت مرتب کیا جائے اور ایک نظریاتی قوم کے عصرِ جدید کے تقاضوں سے اسے ہم آہنگ اور مربوط کیا جائے۔ ہمارا موجودہ نظامِ تعلیم، پاکستانی قوم کے آزادی کے بعد پیدا ہونے والے حالات اور مسائل کی تفہیم سے عاری ہے اور ایک آزاد نظریاتی قوم کے جدید دنیا کے تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے بانیوں کے ان مقاصد نظریات اور اہداف کے مطابق پورے نظامِ تعلیم کو از سرِ نو ایک زندہ اور آزاد قوم کے جدید عصری تقاضوں اور ضرورتوں کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور اس کے مقاصد کا واضح طور پر تعین کیا جائے اور ہر پانچ سال بعد اس کا احتسابی نظر سے جائزہ لیا جائے کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول میں کس قدر کامیاب ہوا ہے اور اس کی راہ کی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ پورے ملک میں ہر طبقہ اور گروہ کے لیے یکساں نظامِ تعلیم ہو۔ پوری قوم کے لیے ایک ہی نظامِ تعلیم کے تقاضوں کی روشنی میں ایک نصابِ تعلیم مرتب کیا جائے۔ مختلف صوبوں اور علاقوں کے ثقافتی اور جغرافیائی تقاضوں کو نصابِ تعلیم میں ایک ہم آہنگ پالیسی کے تحت جگہ دی جائے۔ مراعات یافتہ طبقات اور غیر ملکی قوتوں سے تعلق رکھنے والے نظام ہائے تعلیم اور نصاب ہائے تعلیم ختم کیے جائیں۔ اپنے ملک کے نظامِ تعلیم کا معیار اتنا بلند اور پختہ ہو کہ کسی اور ملک کے نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کو اپنانے کی گنجائش نہ رہے۔ غیر ملکی مشنریوں، جاگیردار اور سرمایہ دار طبقات اور اعلیٰ بیوروکریسی کی سرپرستی میں چلنے والے تمام سکولوں، کالجوں اور اداروں کو قومی نظامِ تعلیم سے مکمل طور پر مربوط اور وابستہ کر دیا جائے اور ان کے الگ نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کے تشخصات ختم کیے جائیں۔

تیسری اہم بات اساتذہ کے بارے میں ہے۔ میرا یہ ایمان ہے کہ قوم سازی دنیا کا سب سے

مشکل کام ہے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل انسان یعنی انبیا مبعوث فرمائے۔ لہٰذا اگر ایک اعلیٰ قوم تعمیر کرنا ہے تو اس کے معمار بھی اعلیٰ ہونے چاہییں۔ موجودہ صورتحال میں اعلیٰ ملازمتوں کے حصول میں ناکام افراد اساتذہ بنتے ہیں اور وہ اپنی محرومیوں کا تمام عمر انتقام لیتے رہتے ہیں۔ ماضی میں ذہین اور اعلیٰ سیرت و کردار کے لوگ معلم یا استاد بننا پسند کرتے تھے اور اب ذہین اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک افراد دوسری ترغیبات رکھنے کی وجہ سے اس طرف کا رخ نہیں کرتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پالیسی کا ازسرِ نو جائزہ لیا جائے اور سب سے اعلیٰ دماغ، باصلاحیت اور تخلیقی سیرت و کردار رکھنے والے اساتذہ کو تعلیم کی طرف لایا جائے۔

اساتذہ کی تعلیم و تربیت میں اگر اقبالیات کو بروئے عمل لایا جاتا تو یہ ایک اہم کردار ادا کر سکتی تھی۔ علامہ اقبال کے تصورِ خودی اور مومن کے تصورات سے اعلیٰ شخصیتوں کی تعمیر کا کام لیا جا سکتا تھا۔ شعبۂ تعلیم میں اسی طرز کی کوتاہیوں کو رفع کرنے کے لیے اور اقبالیات کو ملک کے نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم میں سمونے کے لیے ایک خصوصی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اس کی تفصیل آگے درج ہے۔

اس سلسلے میں ایک اہم اقدام کے طور پر سابق وفاقی وزیرِ تعلیم سید سجاد حیدر نے حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے افکار و نظریات کا نصابِ تعلیم میں جائزہ لینے اور نصابِ تعلیم میں فکرِ اقبال کو سمونے کے لیے ایک قومی سیمینار کا اعلان کیا۔ چنانچہ ان کی خصوصی ہدایت پر وفاقی وزارتِ تعلیم کی طرف سے اقبال اکادمی پاکستان نے اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے ایک جامع پروگرام ترتیب دیا اور قومی دانشوروں کے اس موضوع پر سیمینار کے لیے ہوم ورک کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ موجودہ نصابِ تعلیم میں اقبالیات کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے دو ورکشاپیں منعقد کرنے کا پروگرام مرتب کیا۔

—— پہلی ورکشاپ کا مقصد پرائمری سے ایف اے تک نصابِ تعلیم میں اقبالیات کا جائزہ لینا قرار دیا گیا —— اور دوسری ورکشاپ کا مقصد بی اے اور ایم اے کے نصابات میں اقبالیات کا جائزہ لینا قرار دیا گیا، تاکہ ان کی روشنی میں دیکھا جائے کہ نصابِ تعلیم میں بحیثیت مجموعی اور ہر مضمون میں اقبالیات کی کہاں کہاں اور کتنی گنجائش موجود ہے اور قومی سیمینار میں دانشور ان فراہم کردہ معلومات کی روشنی میں اپنی سفارشات مرتب کریں۔

پہلی ورکشاپ —— پرائمری سے ایف اے تک کے نصاب میں اقبالیات کا جائزہ:

پہلی ورکشاپ کے ورکنگ پیپرز تیار کیے گئے تو وفاقی وزارت نے مختلف صوبوں سے پہلی

ورکشاپ کے لیے ماہرین کا تقرر کیا۔ جو مختلف صوبوں کے ٹیکسٹ بک بورڈوں کے ہاں سے شائع ہونے والی کتب کا جائزہ لیں گے۔ یہ ماہرین مندرجہ ذیل حضرات تھے:

۱۔	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	بلوچستان
۲۔	پروفیسر فضل الحق میر	"
۳۔	پروفیسر نذیر اٹک	سرحد
۴۔	پروفیسر ایوب صابر	"
۵۔	مسز مقصودہ فرحت	سندھ
۶۔	پروفیسر شبیر شاہ	سندھ، ایام نوررد
۷۔	ڈاکٹر سلیم اختر	پنجاب
۸۔	مسز قمر جبیں سید	"

ان حضرات کے علاوہ ناظم اقبال اکادمی نے ڈاکٹر محمد معروف، سید سجاد رضوی، طاہر شادانی اور پروفیسر جعفر بلوچ کو خصوصی طور پر دعوت دی کہ وہ اس ورکشاپ کے انعقاد میں شرکا کی مدد کریں۔ اقبال اکادمی سے نائب ناظم محمد سہیل عمر اور معاون ناظم (ادبیات) ڈاکٹر وحید عشرت نے اس پہلی ورکشاپ میں منتظمین اور میزبان کے فرائض سرانجام دیے۔

نصاب تعلیم میں اقبالیات کا جائزہ لینے کے لیے مختلف طرح کے پرفارمے تیار کیے گئے اور ہر مندوب کو نصاب تعلیم پرائمری سے ایف۔ اے تک خرید نے اور اس کی مدد سے پرفارمے تیار کرنے کے لیے سہولیات فراہم کی گئیں۔ تمام ٹیکسٹ بک بورڈوں سے نصابی کتب پرائمری سے ایف اے تک منگوائی گئیں اور ہر مضمون کے لیے الگ الگ پرفارما استعمال کرنے کو کہا گیا؛ چنانچہ ورکنگ پیپرز کے ساتھ نمونے کا ایک پرفارما بھی پیش کیا گیا تاکہ مندوبین کو دقت نہ ہو۔ جن مضامین کے بارے میں پرفارما پُر کرنے کے لیے مندوبین سے کہا گیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

زبانیں

۱۔	اردو	۲۔	فارسی
۳۔	عربی	۴۔	انگریزی

۵۔ پنجابی
۶۔ سندھی
۷۔ پشتو
۸۔ بلوچی
۹۔ اور بھی کوئی زبان جو ایف ۔اے تک پڑھائی جاتی ہو۔

عمرانی مضامین

۱۔ شہریت
۲۔ سیاسیات
۳۔ معاشیات
۴۔ عمرانیات
۵۔ نفسیات
۶۔ سوشل سٹڈیز
۷۔ مبادیاتِ تعلیم
۸۔ پاکستانی کلچر
۹۔ اسلامی تعلیم
۱۰۔ اسلامیات
۱۱۔ مطالعہ پاکستان
۱۲۔ تاریخ
۱۳۔ فلسفہ
۱۴۔ جنرل سائنس
۱۵۔ اخلاقی تعلیم

فنی مضامین

۱۔ ابلاغیات
۲۔ ہوم اکنامکس
۳۔ ملٹری سائنس
۴۔ سوشل ورک
۵۔ دفاعِ پاکستان
۶۔ فائن آرٹس

دیگر مضامین

۱۔ نئی روشنی سکول میں مروّج کتب / خواندگی کمیشن
۲۔ نابینا حضرات کے لیے کتب

۲۔ ۱ اپریل ۱۹۸۸ء کو ورکشاپ کا پہلا اجلاس پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا۔ ورکشاپ کے نگران محمد سہیل عمر نائب ناظم اور ڈاکٹر وحید عشرت معاون ناظم (ادبیات)

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

اور منتظم رابطہ برائے گروپس سید سجاد حیدر رضوی نے معزز مندوبین کا خیر مقدم کیا۔ جن مندوبین نے شرکت کی ان کے اسمائے گرامی یوں ہیں :

بلوچستان

۱۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر ۲۔ پروفیسر فضل الحق میر

سندھ

مسز مقصود فرحت

سرحد

پروفیسر نذیر اشک

پنجاب

مسز قمر جبیں سید

اکادمی کے نامزدگان

۱۔ سید سجاد حیدر رضوی ۲۔ پروفیسر جعفر بلوچ

۳۔ طاہر حمادانی

نگران ورکشاپ

۱۔ محمد سہیل عمر ۲۔ ڈاکٹر وحید عشرت

نائب ناظم محمد سہیل عمر نے ورکشاپ کے انعقاد کے مقاصد اور طریق کار پر مفصل گفتگو کی جس کے بعد تمام مندوبین نے اپنے مرتب کردہ گوشوارے ضروری توضیحات کے ساتھ پیش کیے مگر اکثر مندوبین نے وقت کی تنگی اور کتب کی عدم دستیابی کی شکایت کی اور واپس جا کر اپنے

گوشوارے مکمل کرنے کا وعدہ کیا۔

سب سے عمدہ کام ڈاکٹر محمد معروف کی ہدایت پر سید سجاد حیدر رضوی اور ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا تھا جنھوں نے اپنے ماتحت سبجیکٹ سپیشلسٹوں سے پرفارمے پُر کروائے تھے اور ہر جماعت کے نصاب میں اقبالیات کے موجود نصاب کی تفاصیل تیار کی تھیں۔

ان پرفارموں کی مدد سے معاون ناظم (ادبیات) نے صوبوں کے حوالے سے ہر مضمون کا الگ چارٹ تیار کرایا جس میں ہر مضمون میں شامل نصابِ اقبالیات کی تفصیل دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو:

چارٹ نمبر۱	بلوچستان
نمبر۲	سرحد
نمبر۳	سندھ
نمبر۴	پنجاب

چارٹ نمبر۱ (بلوچستان) کا جائزہ

اردو ـــ ۱:۱

مختلف صوبوں کے حوالے سے ترتیب دیے گئے چارٹ کے حصہ نمبر۱ کے مطابق:

اردو کی پہلی اور دوسری کتاب میں اقبال کے بارے میں ایک سطر بھی درج نہیں۔

اردو کی تیسری کتاب میں بانگِ درا کی نظم "ہمدردی" ـــ

اردو کی چوتھی کتاب میں "پرندے کی فریاد" ـــ

اردو کی پانچویں کتاب میں مینارِ پاکستان کے مضمون میں معمولی سا حوالہ اور "گائے اور بکری" کے علاوہ "بچے کی دعا" شامل ہیں۔

اردو کی چھٹی کتاب میں "اقبال ـــ بچوں کے شاعر" کے نام سے مضمون اور "پہاڑ اور گلہری" کے نام سے بانگِ درا کی نظم ہے۔

اردو کی ساتویں کتاب میں "ایک مکڑا اور مکھی" اور "شاہین" بانگِ درا کی نظمیں ہیں۔

اردو کی آٹھویں کتاب میں علامہ پر ایک مضمون "شاد عظیم آبادی کے نام خط"۔ بانگِ درا کی دعا "یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے" شامل ہیں۔

البتہ نہم اور دہم کی جماعتوں کے لیے منظور کردہ کتاب میں قدرے زیادہ کلام موجود ہے۔ "نظریۂ پاکستان میں حوالہ" ہے۔ "گرامی کے نام خطوط" ہیں اور بانگِ درا اور بالِ جبریل کی نظمیں ہیں "جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں" — "پھر چراغِ لالہ" — "شکوہ" و "جوابِ شکوہ" سے بند۔ حضرت صدیق اکبرؓ، فاطمہ بنت عبداللہ، پیوستہ رہ شجر سے۔ نظمیں اور غزلیں ہیں۔

ایف۔اے کے لیے "شکوہ" و "جوابِ شکوہ" — "شاعر" — "طلوعِ اسلام" — "بڈھے بلوچ کی نصیحت" — "کریں گے اہلِ نظر" — "ہزار خوف ہو" — "دل بیدار فاروقی" — بانگِ درا، بالِ جبریل اور ارمغانِ حجاز میں سے لیا گیا کلام ہے۔ ملاحظہ ہو چارٹ نمبر ا (۱:۱)

عربی — ۱:۲

چھٹی تا میٹرک کچھ شامل نہیں۔ صرف لغۃ الاسلام کے ساتویں سبق میں معمولی سا حوالہ موجود ہے۔

اسلامیات — ۱:۳

پہلی کے قاعدہ سے لے کر اعلیٰ جماعتوں تک کچھ بھی شامل نہیں ہے۔

فارسی — ۱:۴

چھٹی جماعت کی کتاب میں کچھ بھی شامل نہیں۔

ساتویں جماعت میں ایک مضمون ہے۔

آٹھویں کی کتاب میں ایک نظم "پندِ عقاب بہ بچۂ خویش" (پیامِ مشرق) ہے۔

اسی طرح نہم اور دہم کے نصاب میں "ثنائے رسولؐ" چند قطعات و رباعیات کے ساتھ ساتھ تحریکِ پاکستان اور شہرئ اہم پاکستان میں مزارِ اقبال کا ذکر ہے۔

البتہ ایف۔ اے کی کتاب میں مناسب حد تک مواد موجود ہے۔ اس میں ڈاکٹر قاسم رضا کی اقبال پر نظم؛ علامہ اقبال پر ایک تعارفی نوٹ؛ اسرارِ خودی، جاوید نامہ سے نظمیں اور زبورِ عجم اور پیامِ مشرق سے غزلیں شاملِ نصاب ہیں۔ اس کے علاوہ پیامِ مشرق اور ارمغانِ حجاز سے رباعیات اور قطعات دیے گئے ہیں۔ جن میں در حضورِ رسالت مآبؐ، مسلماں آں فقیری کج کلاہی شبی پیش خدا

ورانِ دریا کہ اورا، تمیزِ رنگ و بو، حیاتِ جاوداں، کرمکِ شب تاب، الملک للہ شامل ہیں۔

معاشرتی علوم

تیسری جماعت میں اقبال کی ابتدائی زندگی اور کارنامے۔

چوتھی جماعت کے نصاب میں کچھ نہیں۔

پانچویں جماعت میں حالاتِ زندگی و تاریخی پس منظر پر مبنی مضامین۔

چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت میں خطبہ الہ آباد کے اقتباسات شامل ہیں۔

نویں جماعت میں تحریکِ پاکستان کے ضمن میں دو قومی نظریہ کے حوالے سے علامہ کا ذکر ہے۔

اسی طرح دسویں جماعت میں علامہ کے سوانح حیات ہیں۔

ایف۔ اے کے دونوں سالوں میں علامہ کے حالاتِ زندگی دیے گئے ہیں۔

انگریزی میں پرائمری سے ایف۔ اے تک ایک جملہ بھی علامہ کے بارے میں شامل نہیں۔

یہ ہے بلوچستان کے پہلی جماعت سے ایف۔ اے تک تمام نصاب کا مختصر جائزہ

اس سے یہ بات تو واضح ہے کہ نصابِ تعلیم میں علامہ کو بالکل نظر انداز تو نہیں کیا گیا اور علامہ کی تحریریں ایک تدریجی ارتقا کے ساتھ شامل ہیں مگر وفاقی حکومت کے مجوزہ نصاب میں منصوبہ بندی کے بنیادی استقام موجود ہیں۔ جن کو دور کرنے کے بارے میں ہم سفارشات آگے جا کر بیان کریں گے۔

چارٹ نمبر ۲ (سرحد) کا جائزہ

اردو — ۲ : ۱

اردو کے پہلی جماعت کے قاعدہ میں علامہ پر ایک فقرہ بھی نہیں۔ حالانکہ اس جماعت میں بچوں کو اس طرح کے جملے پڑھنے کو دیے جا سکتے ہیں:

"اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔"

"قائداعظم ہمارے رہنما تھے۔"

اور مزید سادہ کرنے ہوں تو اس کی بھی گنجائش ہے:

"اقبال پاکستان کے شاعر ہیں۔"

قائدِ اعظم نے پاکستان بنایا"۔
مگر ملک بھر کے تمام نصابوں میں ایسا ایک جملہ بھی موجود نہیں۔
اردو کی دوسری کتاب میں علامہ اقبال پر مضمون ہے۔
جبکہ تیسری جماعت میں کچھ نہیں۔
چوتھی جماعت میں بانگِ درا کی نظم "ہمدردی" ــــ اور ــــ
پانچویں جماعت میں "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری" دعائیہ نظم اور بادشاہی مسجد کے مضمون میں مزارِ اقبال کا ذکر ہے۔
چھٹی جماعت میں خطبہ الہ آباد کا حوالہ پاکستان کی کہانی میں اور علامہ پر ایک مضمون ہے۔
ساتویں جماعت میں "یارب دلِ مسلم کو" (دعا) اور "پہاڑ اور گلہری" نظم ہے۔
آٹھویں جماعت میں اردو زبان و ادب کے مضمون میں حوالہ اور "ماں کا خواب" نظم ہے۔
نہم اور دہم میں "طارق کی دعا" اور جنگِ یرموک کے واقعہ سے پہلے تعارفی نوٹ ہے۔
ایف۔اے کے لیے سفینۂ اردو میں علامہ کی نظمیں حقیقتِ حسن، خطاب بہ نوجوانانِ اسلام، محاصرہ ادرنہ شامل ہیں اور دوسری کتاب گلِ نغمہ میں تعارفی نوٹ اور بالِ جبریل کی غزلیں نالہ ہے بلبلِ شوریدہ، افلاک سے آتا ہے، اپنی جولاں گاہ، ستاروں سے آگے، نہ تو زمیں کے لیے اور کشادہ دستِ کرم (بانگِ درا) شامل ہیں۔

عربی ــــ ۲:۲

صرف آٹھویں جماعت کے ساتویں سبق میں حوالہ موجود ہے۔ باقی جماعتوں میں کچھ نہیں۔

انگلش ــــ ۲:۳

مڈل سٹیج کی انگلش کی کتاب میں علامہ محمد اقبال پر مضمون اور پاکستان کیسے وجود میں آیا؟ کا حوالہ ہے۔
مڈل سے ایف۔اے تک کی کتب ہمیں دستیاب نہیں ہوئیں۔

فارسی ــــ ۲:۴

ششم جماعت کی کتاب میں کچھ نہیں۔

ساتویں جماعت کی کتاب میں علامہ پر مضمون ہے۔
آٹھویں جماعت کی کتاب میں اقبال کی ایک رباعی اور لاہور پر مضمون میں علامہ کا حوالہ ہے۔
اس کے بعد کے درجوں کی کتب دستیاب نہیں ہوئیں۔

اسلامیات ــــ ۲:۵

کسی بھی جماعت کی کسی کتاب میں کچھ شامل نہیں۔

معاشرتی علوم ــــ ۲:۶

جماعت چہارم تک کچھ شامل نہیں۔
پانچویں جماعت میں پاکستان کا تصور اور علامہ اقبال اور ڈاکٹر محمد اقبال بطور حوالہ موجود ہیں۔
جماعت نہم، دہم میں خطبہ الہ آباد سے اقتباس دیا گیا ہے۔

چارٹ نمبر ۳ (سندھ) کا جائزہ

سندھ سے ایک تو کتب موصول نہ ہوئیں۔ دوسرے مقصودہ فرحت صاحبہ کو خود بھی کراچی میں کتب دستیاب نہ ہوئیں۔ تیسرے حیدرآباد سے پروفیسر شبیر شاہ صاحب شرکت نہ کر سکے چنانچہ سوائے ایک مضمون اردو کے اور کسی مضمون کا چارٹ مکمل طور پر دستیاب نہیں۔ بہرحال جونہی یہ کتب موصول ہوں گی ان کا جائزہ بھی شاملِ مطالعہ کر دیا جائے گا۔

اردو ــــ ۳:۱

اردو کے دستیاب شدہ چارٹ کے مطابق قاعدہ میں علامہ کے بارے میں کچھ شامل نہیں۔
دوسری جماعت کی کتاب میں علامہ پر ایک سبق شامل ہے۔
تیسری جماعت کی کتاب میں بھی کچھ نہیں۔
چوتھی جماعت کی کتاب میں بانگِ درا کی نظم "ہمدردی" شامل ہے۔
پانچویں جماعت میں "لب پہ آتی ہے" (دعائیہ نظم) شامل ہے۔
چھٹی جماعت میں علامہ اقبال پر مضمون شامل ہے۔

IqbalCyberLibrary.Net all rights reserved. ©2002-2006

ساتویں جماعت کی کتاب میں حضرت بلالؓ پر نظم شامل ہے۔

آٹھویں میں "یارب دلِ مسلم کو" (دعا) اور ——

نہم۔ دہم میں "جنگِ یرموک کا ایک واقعہ"، "طارق کی دعا"، "عقل و دل"، "مکاتیبِ گرامی" اور "اقبال نامہ" سے خط شامل ہیں۔

ایف۔ اے کے اردو لازمی میں تعارفی نوٹ، خطاب بہ نوجوانانِ اسلام، طلوعِ اسلام اور شاعری کا دورِ جدید —— اور اردو کے ایف۔ اے کے نصاب میں تعارفی سوانحی نوٹ، مدت سے آوارۂ افلاک، دیارِ عشق میں، ستاروں سے آگے، چمک تیری عیاں، ہر لحظہ ہے مومن، یہ پیام دے گئی ہے —— اور خیابانِ ادب میں نالہ ہے بلبلِ شوریدہ، اپنی جولانگاہ، خرد کے پاس: شامل ہیں۔

چارٹ نمبر ۴ (پنجاب) کا جائزہ

اردو —— ۴:۱

اردو کی پہلی کتاب، دوسری اور تیسری کتاب میں کچھ بھی شامل نہیں ہے۔

چوتھی کتاب میں مینارِ پاکستان کی کہانی میں حوالہ اور علامہ پر مضمون ہے اور گائے اور بکری کی نظم شامل ہے۔

پانچویں کی کتاب میں "پہاڑ اور گلہری" نظم، پاکستان کی کہانی میں حوالہ اور "لب پہ آتی ہے" دعائیہ نظم ہے۔

چھٹی کی کتاب میں یومِ پاکستان میں حوالہ اور "مکڑا اور مکھی" شامل ہے۔

ساتویں کی کتاب میں علامہ کی نظم "ایک آرزو" (بانگِ درا) اور "اقبال اور قیامِ پاکستان" شامل ہے۔

آٹھویں جماعت کی کتاب میں اسلامی سربراہی کانفرنس میں حوالہ، "چاند اور تارے" (نظم)، دعا "یارب دلِ مسلم کو" شامل ہیں۔

نہم اور دہم کی کتاب میں مکاتیبِ اقبال (اقبال نامہ)، نظریہ پاکستان میں حوالہ، مکاتیب بنام گرامی، شکوہ و جوابِ شکوہ سے اقتباس، حضرت صدیق اکبرؓ، فاطمہ بنت عبداللہ، پیوستہ رہ شجر سے

کے علاوہ غزلیں، جن میں : جنہیں میں ڈھونڈتا تھا، پھر چراغِ لالہ سے، نگاہِ فقر شامل ہیں جو بانگِ درا اور بالِ جبریل سے لیا ہوا کلام ہے۔

گیارہویں اور بارہویں جماعت کے لیے مرتب شدہ کتاب "مرقعِ ادب" میں تشکیلِ پاکستان کے مضمون میں حوالہ، رشید احمد صدیقی کا مضمون، شکوہ و جوابِ شکوہ سے اقتباسات، نظمیں شاعر، طلوعِ اسلام، بڈھے بلوچ کی نصیحت اور کریں گے اہلِ نظر، ہزار خوف ہو، دل بیدار فاروقی، غزلیں شامل ہیں۔

دوسری کتاب "خیابانِ ادب" اختیاری میں علامہ پر تعارفی نوٹ اور غزلیں نالہ ہے بلبلِ شوریدہ اپنی جولاں گاہ خرد کے پاس اور نظمیں ابر، ستارہ، چاند اور تارے کے علاوہ ساقی نامہ شامل ہیں۔

۴:۲ — پنجابی

پنجاب میں پنجابی زبان چھٹی جماعت سے شروع کی گئی ہے۔ اس میں بچوں کا اقبال، اس کا تعارف اور نظموں کی تشریح پنجابی زبان میں دی گئی ہے۔ اسی طرح اقبال کی نظمیں پنجابی میں دی گئی ہیں۔ جن میں مکڑا اور مکھی، پہاڑ اور گلہری، گائے اور بکری، بچے کی دعا، ہمدردی اور پرندے کی فریاد شامل ہیں۔

ساتویں جماعت کی کتاب میں علامہ اقبال اور پاکستان کے نام سے مضمون شامل ہے۔

جماعت ہشتم میں قائدِ اعظمؒ پر مضمون میں حوالہ کے طور پر ذکر آیا ہے۔

نہم اور دہم کی کتاب میں ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کا علامہ پر مضمون اور عبدالغفور اظہر کا ارمغانِ حجاز سے ترجمے کا اقتباس اور اسی طرح ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعداری کے "اسرارِ خودی" سے ترجمہ کا اقتباس دیا گیا ہے۔

۴:۳ — عربی

پہلی کتاب چھٹی کی ہے۔ اس میں علامہ پر کچھ نہیں۔

آٹھویں کی کتاب کے ساتویں سبق میں صرف ذکر ہے۔

نہم اور دہم میں ترانۂ ملی، عربی ترجمہ ساوی شعلان کا دیا گیا ہے۔ اسی طرح لاہور اور پاکستان پر تین مضامین میں اقبال کا جزوی ذکر ہے۔

گیارہویں اور بارہویں کی کتب میں اقبال کے بارے میں کچھ بھی نہیں۔

اسلامیات — ۴:۴

اقبال کے بارے میں کچھ نہیں۔

فارسی — ۴:۵

فارسی جماعت ششم سے شروع ہوتی ہے۔

چھٹی جماعت کی کتاب میں صرف علامہ کی تصویر کے ساتھ ایک جملہ ہے۔

ساتویں کی کتاب میں ایک تعارفی مضمون ہے۔

آٹھویں جماعت میں پیامِ مشرق سے "پدر عتاب بہ بچہ خو لبتش" نظم ہے۔

نہم اور دہم کی جماعت کی کتاب ایک ہی ہے اس میں از نو خواہم یک نگاہِ التفات، رموزِ بیخودی سے، احمد سروش کا علامہ پر مضمون اور قیامِ پاکستان اور اسلامی سربراہی کانفرنس کے حوالے سے لکھے جانے والے مضامین میں ضمنی ذکر ہے۔

گیارہویں اور بارہویں کی کتب میں کافی تعداد میں علامہ کی نظمیں، غزلیں اور قطعات شامل ہیں ڈاکٹر قاسم رسا کی علامہ پر نظم، علامہ پر تعارفی نوٹ، اسرارِ خودی سے اقتباس، جاوید نامہ سے اقتباس، مثنوی بہار سے اقتباس۔ غزلیات میں زبورِ عجم اور پیامِ مشرق کی غزلیں نہ یابی در جہاں، فصل بہار این چنیں، جہانِ عشق نہ میری، تیر و سناں و خنجر و شمشیرم آرزوست رباعیات و قطعات ارمغانِ حجاز سے ۵ عدد اور پیامِ مشرق سے ۴ عدد دیے گئے ہیں۔ درود بر پاکستان ملک الشعراء بہار کی نظم میں حوالہ موجود ہے۔

معاشرتی علوم — ۴:۶

تیسری جماعت تک کچھ نہیں۔

چوتھی کی کتاب میں ایک تعارفی مضمون اور قراردادِ پاکستان کے مضمون میں ضمنی ذکر ہے۔

پانچویں کی کتاب میں علامہ پر مضمون ہے۔

چھٹی کی کتاب میں کچھ نہیں۔

ساتویں کی کتاب میں تعارفی مضمون ہے۔
آٹھویں میں تحریکِ پاکستان میں خطبۂ الٰہ آباد سے حوالہ موجود ہے۔
نہم اور دہم میں خطبۂ الٰہ آباد کا حوالہ، پنجاب کی قیامِ پاکستان میں خدمات پر مضمون میں ذکر ہے۔
دہم کی شہریت کی کتاب میں دو قومی نظریہ اور قیامِ پاکستان کے باب میں خطبۂ الٰہ آباد اور اقبال کا ذکر اور خطبہ سے اقتباس ہے۔ تاریخ نہم دہم میں کچھ نہیں۔
گیارہویں اور بارہویں کی مطالعہ پاکستان میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ذکر میں اقبال کا ذکر، حرفِ اقبال سے خطبۂ الٰہ آباد کا اقتباس۔ تاریخ پاکستان والے مضمون میں ذکر۔ پاکستانی زبانیں" مضمون میں ذکر ہے۔

انگلش ۔۔۔ ۷:۴

سوائے چھٹی جماعت کے کسی کتاب میں کچھ نہیں۔ چھٹی کی کتاب میں بھی صرف تعارفی مضمون۔

○

مذکرہ صدر جائزے میں سب سے نمایاں احساس جو ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ نصابِ تعلیم میں اقبالیات کا مضمون کسی منصوبہ بندی کے تحت شامل نہیں کیا گیا بلکہ مغربی نظامِ تعلیم میں اسلامیات، مطالعہ پاکستان اور علامہ اقبال کی تخلیقات کی محض پیوندکاری کی گئی ہے جبکہ صحیح طریق کار یہ ہے کہ پہلے پورے نظامِ تعلیم کا نصب العین اور اس کے مقاصد کا تعین کیا جائے اور وہ یہ ہونا چاہیے کہ ایک ایسی اسلامی، فلاحی اور جمہوری ریاست کی تشکیل ہو جو عصرِ جدید کے سائنسی تکنیکی فیوضات سے بہرہ مند ہو اور معاصر قوموں میں اپنا نمایاں نظریاتی تشخص رکھتی ہو اور جو وسیع تر مسلم اتحاد کے لیے اساس بنے۔

چنانچہ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ ملک میں ایک ایسے نظامِ تعلیم کو رائج کیا جائے جو ملک کے نظریاتی اور اسلامی تشخص پہ اپنی اساس رکھتا ہو اور جس کا مقصد ایک جدید سائنسی اور تکنیکی عہد کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے والے اسلامی، فلاحی اور جمہوری سماج کے قیام کے لیے فرد اور معاشرے کی تنظیم ہو۔

۲۔ ملک بھر میں ایک نظام تعلیم ہو اور قومی زبان ذریعہ تعلیم ہو اور قومی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں کی تدریس کی حیثیت ثانوی ہو۔ تاہم کم از کم ایک عالمی زبان مثلاً انگریزی، فرانسیسی، ہسپانش، جرمن، چینی، عربی یا فارسی کی تدریس بھی لازم ہو۔ اسی طرح ابتدائی درجوں میں علاقائی زبانوں میں سے بھی ایک کی تدریس لازم ہو۔

۳۔ ملک بھر کے علمی اداروں اور یونیورسٹیوں پر یہ لازم قرار دیا جائے کہ وہ جدید علوم اور جدید ٹیکنالوجی پر چھپنے والی غیر ملکی کتب کو قومی زبان میں منتقل کریں تاکہ قومی زبان میں اسلامی علوم، سائنس، ٹیکنالوجی، فلسفہ اور دیگر علوم پر کتب وافر ہوں۔ اسی طرح مختلف علوم کے انسائیکلو پیڈیاز اور حوالہ جاتی کتب بھی قومی زبان میں سرعت کے ساتھ منتقل کی جائیں۔

۴۔ قومی نصاب تعلیم کا انفراسٹرکچر قومی اور ملی آرزوؤں اور مقاصد کا آئینہ دار ہو اور وہ ایک ہی ہو۔ جن کی تدوین کرتے وقت ملک کے سیاسی، نظریاتی، جغرافیائی، علاقائی، معیشتی اور معاشرتی حالات و تقاضوں کو لازمی طور پر پیش نظر رکھا جائے۔ اس کا بنیادی مقصد قومی یک جہتی اور پاکستانیت کا فروغ اور ملک کے مختلف خطوں اور حالات سے آگاہی فراہم کرنا ہو اور اس میں جدید علوم و فنون، سائنس، ٹیکنالوجی اور مختلف علوم کے نئے حاصلات نے تفہیم اور تجربے اور فنی تعلیم کو خصوصیت حاصل ہو۔ اس کے لیے لیبارٹریوں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں عملی تربیت کو اہمیت دی جائے فنی مہارت اور بامقصد تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۵۔ نصاب تعلیم میں مختلف مضامین اور مختلف درجوں میں قومی رہنماؤں کے کلام، تحریروں، خیالات و افکار اور بالخصوص ان کی قومی اور ملی جدوجہد کے مقاصد اور عملی جدوجہد کو اس طرح بیان کیا جائے کہ اسلام سے محبت، حب الوطنی، ملی مقاصد سے لگن پیدا ہو اور قومی دستاویزات مثلاً خطبہ الہ آباد وغیرہ کو خصوصاً نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

۶۔ قومی رہنماؤں کا عالمی رہنماؤں اور مفکروں کے ساتھ تقابلی مطالعہ اور

مختلف علوم و فنون کے بارے میں ان کے نظریات کو بھی علمی اور فکری مباحث میں حوالہ بنایا جائے تاکہ عالمی فکر کے تناظر میں ان کی اہمیت اور مقام کا اندازہ ہو سکے۔ اقبال اور قائدِاعظم کو اس ضمن میں خصوصی اہمیت دی جائے۔ اقبال کو محض اردو کے دوسرے شاعروں کی صف میں کھڑا کرنے کے بجائے انہیں پاکستان کے نظریہ ساز فلسفی اور مفکر کی حیثیت سے اور قائدِاعظم کو اس نظریہ کو عملی جہت دینے والے رہنما اور عالمی مباحث میں بیج اور دیا نتداری کی سیاست کے مؤسس کی حیثیت سے نمایاں کیا جائے تاکہ ایک نئے عالمی سیاسی نظریے کو پذیرائی حاصل ہو۔

۷۔ اسلامی مدارس کو اس نظامِ تعلیم سے ہم آہنگ کیا جائے اور یہاں بھی اسی قومی نصاب کو لاگو کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں اسلامی علوم کے اختصاصی ادارے کی صورت دی جائے۔ اسی طرح جیسے لاء کالج کامرس کے کالج ہوتے ہیں اور ان اداروں کے فارغ التحصیل طلبا کو بھی دوسرے پیشہ ورانہ علوم حاصل کرنے والے طلبا کی سی اہمیت دی جائے۔

نصابِ تعلیم میں اقبالیات کے ضمن میں ایک اور ورکشاپ کا انعقاد بھی پروگرام میں شامل ہے جس میں بی۔ اے اور ایم۔ اے کے نصابِ تعلیم میں اقبالیات کے شامل نصاب ہونے کا جائزہ لیا جائے گا۔ پھر اس جائزے کی روشنی میں توقع ہے کہ ایک قومی سیمینار منعقد ہو گا جس میں مختلف مضامین میں اقبالیات کو شامل کرنے کی صورتیں متعین کی جائیں گی اور وہ تجاویز مرتب کی جائیں گی، جن سے نصاب میں اقبالیات کو وافر حصہ مل سکے۔

لہٰذا ہماری معروضات یہ ہیں کہ نئے نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کی تدوین و تشکیل کرتے وقت تعلیم کے پورے تناظر کو بدل کر فکرِ اقبال کی روشنی میں نظریاتی اور پاکستانی زاویۂ نظر کو اپنایا جائے تاکہ ایک متحد، منظم اور جدید دور کے تقاضوں سے بہرہ ور مسلمان قوم وجود میں آ سکے اور وہ ذمہ داری اٹھا سکے جو حضرت علامہ اقبال اور قائدِاعظم نے ان کے کندھوں پر ڈالی تھی۔

198

THE MUSLIM WORLD

A JOURNAL DEVOTED TO THE STUDY OF ISLAM AND OF CHRISTIAN-MUSLIM RELATIONSHIP IN PAST AND PRESENT

Founded in 1911.
Sponsored by Hartford Seminary since 1938.

Offers a variety of articles on Islamic Theology, Literature, Philosophy, and History. Dedicated to constructive inter-religious thought and interpretation. Book reviews. Current notes. Survey of periodicals.

Annual Subscription Rates: Individuals. U.S. $18.00
Institutions. U.S. $25.00
Air Mail: Please add $12.00
(Please draw checks on U.S. bank or use international money order.)

Please make checks payable to *The Muslim World* and mail to:
The Muslim World
77 Sherman Street
Hartford, Connecticut 06105, U.S.A.

Published by
The Duncan Black Macdonald Center
at Hartford Seminary

All rights reserved. ©2002-2006